لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
۷۸۶ ـــــــــ ۹۲

النبی اولی بالمومنین من انفسھم (قرآن۔۲۱)
آنحضور صلعم کی ذات اقدس مومنوں کی اپنی جانوں سے بڑھ کر ہے

نعتیہ کلام

نذرِ مدینہ

NAZR-E-MADINA

مصنف

الحاج سیدی مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ
(خلف خلیفہ و جانشین الحاج حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ)

بہ اہتمام

الحاج مولانا غوثوی شاہ جامع سلاسل قادری چشتی نقشبندی سہروردی طبقاتی، اکبری، اویسی
(خلف خلیفہ و جانشین الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہؒ)

بار اول: 1975ء ☆ بارِ دوم: 1997ء ☆ بارِ سوم 1999ء
☆ بارِ چہارم 18 شوال ۱۴۲۲ھ م 3 / جنوری 2002ء

Rs. 20/-

پیش کردہ : الحاج مولانا شاہ خواجہ مظفر الدین صاحب پروفیسر جدہ یونیورسٹی
و الحاج مولانا شاہ محمد مولانا صاحب خطیبی شاہ قادری و چشتی والحاج مولانا شاہ حکیم احمد علی صاحب
و الحاج مولانا محمد سید صاحب منانی شاہ (مچھلی پٹنم)
(خلفاء حضرت پیر غوثوی شاہ صاحب قبلہ)

: ناشر :

ادارہ النور، بیت النور، 16-3-845، چنچل گوڑہ، حیدر آباد (اے پی) انڈیا

 از حضرت مولانا صحوی شاہ صاحبؒ

باسمہ سبحانہ تعالی
وصل اللہ علی نور کزوشد نورہا پیدا

نذرِ مدینہ

وسط جنوری ۱۹۷۵ء م محرم ۱۳۹۵ہجری کے وہ مبارک ایام تھے جب مجھے اپنی اہلیہ کے ساتھ آستانہ پاک کی خاک بوسی کی دولت سے سرفرازی ہوئی اور تاقیام مدینہ منورہ بس طواف و سجود کی مسلسل ساعتیں نصیب ہوتی رہیں۔ دل کو صدگو نہ تسلی و تسکین کی نعمت بے بہا تو ملی لیکن مستقبل قریب کے پیش آئند لمحوں میں رخصت کے احساس نے روح کو ہزار بار بے قرار کردیا۔

اوراب دل میں یادرفتہ کی بے پناہ لہریں انگڑائیاں لے رہی ہیں اور آنکھوں میں حُسنِ تصورات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ پیش نظر مجموعہ کلام کا کچھ حصہ مدینہ طیبہ کی حاضری سے قبل اور کچھ حضوری کے بعد کا ہے۔

ٹوٹے ہوئے قلب اور بھیگی ہوئی پلکوں کے ساتھ رہروانِ مدینہ کے لئے ایک تحفہ۔

صحوی شاہ

جمعہ ۴/ شوال ۱۳۹۵ھ م ۱۰ /اکتوبر ۱۹۷۵ء

لَقَدْ جآءَ کُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنفسِکم عزیزٌ علیہِ مَا عنِتم ۞ ۵/۱۱

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

(مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ میں حضورؐ کی پہلی آمد)



مدینہ کے آکاش پر چاند چمکا
سَلَع کے پہاڑوں سے اِک نور پھیلا

ہر اِک منتظر جس کی آمد کا تھا
گذشتہ صحائف میں تھا ذکر جس کا

فرشتے بھی جس کی قیادت میں پیچھے
جلو میں ہزاروں نبیؑ اور صحابہؓ

وہ اُمّی لقب وہ امیںؔ اور صادقؔ
وہ نبیوںؔ، رسولوںؔ کا ماویٰؔ و ملجاؔ

زباں پر خوشی میں ہر اک کے یہی تھا
وہ آیا وہ آیا پیمبرؑ ہمارا

شہنشاہِ مکّہؔ شہنشاہِ بطحاؔ
مزاجِ مقدّس لطیف اور سادہ

گلوئے مبارک کی زینت بنے ہیں
دُرودوں کا گجرا سلاموں کا گہنا

وِداعؔ کی پہاڑوں سے دیکھو وہ دیکھو
ہُوا ہے طلوع چاند اک چودھویں کا

یہ فاراںؔ کی چوٹیاں کہہ رہی ہیں
یہیں سے تو رحمت کا ہے ابر اُٹھا

فقیروں کا مامن غریبوں کا مسکن
امیروں کا والی غلاموں کا آقا

اُسی کے تصدق میں دنیا بنی ہے
ہدایتِ مجسّم وہ رحمت سراپا

محمدؐ اور احمدؐ سے مشہور عالم
اُسے جس نے دیکھا مرادوں کو پایا

اُسی سے تو ہے نسبت اپنی بھی صحویؔ
ازل کے غلام ہم ابد تک وہ آقا

★★★★

عرضِ مُدّعا

(مدینہ طیبہ جانے سے قبل)



اے پیکِ بے نوایاں اے قاصد تمنّا
بادِ صبا قسم ہے جا ارضِ مصطفےٰ ؐ جا

میری زبان ہوکر میرا بیان :
جو عرضِ مُدّعا ہے اِک اِک سب

یوں ہی گذاردیں کیا ؟ دوری کی ساعتیں ہم
کوئی ہمیں بتادے کیا اِس کا ہو مُدّاوا

سجدے تڑپ رہے ہیں افسردہ سی جبی
کب جانے سامنے ہو وہ آستاں

ہلکی سی اک جھلک سے سرکار ؐ کی جہاں کا
ہر ذرّہ ہوگیا ہے اب رشکِ طُور گویا

آنکھیں ہوئی ہیں پرنم اور تیز دھڑکتی
اے آرزوئے دل آ تیرا ہی لوں

یہ مستقل جو غم ہے اُن کا ہی کچھ کرم ہے
ورنہ کہاں یہ صحوی بے آبرو کہیں کا

★★★★

صَلُّوا عَلَیہِ وَ سَلِّمُوا تسلیما O ۲۲

رحمتِ حق

O

تم رحمتِ حق تم جانِ جہاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ — تم پر ہو فدا دل اور یہ جاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
تم نورِ مجرّدِ مظہر حق، تم مرکزِ کُل تم ختمِ رُسل — تم تاجور و سرتاجِ جہاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
تم حامدِ حق محمودِ خدا تم شاہدِ حق مشہودِ خدا — مسجودِ ملک میں تم ہی نہاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
تم نورِ ہدیٰ تم نورِ خدا تم نور ہی نور از سر تاپا — تم نورِ زمین تم نور زماں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
تم باعثِ ایجادِ عالم ہر شئے کیلئے بھی رحمت تم — ہاں حق ہے دو۲ عالم کا رحماں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
تسکینِ دلِ مضطر تم سے اور تم سے تسلّی روح کو بھی — تم راحتِ دل تم راحتِ جاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
جو زیرِ فلک ہے دور میں ہے تسبیح میں ہے یا رقص میں ہے — تم سے ہی فلک بھی ہے گرداں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
جو آنکھ ہے تم پر قرباں ہے جو دل ہے نچھاور ہے تم پر — تم روحِ روانِ کون و مکاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
ہر ذرہ ہے مہرِ و ماہ جہاں اِس خاک کے صدقے ارضِ جناں — تاثیر بھلا کیا ہوگی بیاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
کب بخت رسائی پاتا ہے کب دیکھئے قسمت بنتی ہے — جی چاہتا ہے سجدے ہوں وہاں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

اللہ کوئی صورت ایسی صحوؔی کے لئے نکلے تو سہی
آجائے نظر گنبد کا سماں اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

★★★★

(یہ نعت مدینہ طیبہ کی حاضری سے پہلے لکھی گئی)

لاَ أُقسِمُ بِهذا البَلَدِ وَ أَنتَ حِلٌّ بِهذا البَلَدِ ۝ ۱۵/۳۰

دربارِ مدینہ



اللہ نظر آئے وہ دربارِ مدینہ — حاضر ہے یہ بندہ سرکارِ مدینہ
ہاں ! چمکے اِسی طرح سے بازارِ مدینہ — پھرتے رہیں سرگشتہ خریدارِ مدینہ
ہر ذرّہ ہے ہر چیز ہے گلگشتِ تماشہ — یوں جلوہ فگن ہیں در و دیوارِ مدینہ
دیوانگیٔ شوقِ سفر سب میں ہے یکساں — اِک مَیں ہی نہیں سب ہیں پرستارِ مدینہ
ہے سر میں نہاں اپنے بھی سودائے مدینہ — آنکھیں ہیں تمنائی دیدارِ مدینہ
جیسے کوئی اُٹھ آتا ہو میخانہ سے پی کر — وہ مست ہے یوں مست ہے سرشارِ مدینہ
اِس خاک سے ہی ہوگی شفا دردِ جگر کی — مُدّت ہوئی عرصہ سے ہوں بیمارِ مدینہ
آنکھوں میں چھپا لاؤنگا خاشاکِ مدینہ — مَیں دل میں چبھو لونگا ہر اک خارِ مدینہ
جس آنکھ میں ہو حوصلۂ دید تو دیکھے — آجائے نظر اُس کو بھی گلزارِ مدینہ
کعبہ بھی طواف اپنا کیا کرتا ہے صحوی — دل جب سے ہے خلوت گہہ سرکارِ مدینہ



وَاَمَّا السَّائِلَ فَلاَ تَنهَر ۝ ۱۸/۳۰

(روضۂ اقدس کے پاس)

ارمانِ دل



تیرے در پر سائل آیا — تیری نظر کا گھائل آیا
دُور فتادہ حالتِ خستہ — چلتا چلتا منزل آیا
کوئی اُس کا حال نہ پوچھے — لے کے بصدِ ارمان دل آیا
آنکھیں ویراں قلب پریشاں — تیغِ ادا کا بسمل آیا
کیسے بتائیں بیتے جو اِس پر — صرف وہ تجھ پر مائل آیا
برسوں جس کو ڈھونڈ رہا تھا — صحوی اب وہ مقابل آیا



وَصَلِّ عَلَیۡھِمۡ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمۡ ۝

ایک آرزو

O

بہار جلوئے دکھا رہی ہے فضاء بھی نغمے لُٹا رہی ہے
حضور ایسے میں آپ آئیں تو دل کا عالم بدل ہی جائے

ہزاروں سینے میں ہیں اُمنگیں جو صدقے ہونے تڑپ رہی ہیں
ذرا بھی جلوہ نظر پڑے تو یہ روح تن سے نکل ہی جائے

گھنی گھٹاوں میں موج مئے کی طرح سے ہم لڑکھڑا رہے ہیں
پلادو ایسی کہ عمر بھر کو قدم نہ بہکے سنبھل ہی جائے

جب آپ نکلے ہیں سیر ہی کو تو پھر خیال چمن بھی رکھیں
قدم سنبھالیں وگرنہ دیکھیں کلی ہے دل کی دہل ہی جائے

تمہارے جلووٗں کی تاب ناکی سے سب ہی مسحور ہو رہے ہیں
تو پھر کہاں ضبط ہو اِدھر بھی کہ دل ہے آخر مچل ہی جائے

عجب نہیں عشق کا تقاضہ میرے ارادوں کو پختہ کردے
ترے تصوّر کی شامِ رنگیں میں اپنی منزل بدل ہی جائے

ترے تبسم کی چاندنی میں ہر اک ذرہ چمک اُٹھا ہے
دمک رہا ہے ستارہ بن کر جو اشک آنکھوں سے ڈھل ہی جائے

جو آپ رحمت بنے ہوئے ہیں تو اس طرف بھی کرم نما ہوں
گھٹا بھی اُٹھے ہوا بھی مہکے تمام موسم بدل ہی جائے

نگہہ کو حسرت ہے دیکھنے کی تڑپ ہے سینہ میں لوٹنے کی
دو گام چل کر ہی سامنے ہوں کہ دل کی حسرت نکل ہی جائے

سِسک رہی ہے تڑپ رہی ہے براہ طیبہ ڈھلک رہی ہے
اِک آرزو دل میں پل رہی ہے بس آرزو ہے نکل ہی جائے

اب آپ صحوی یہ اُن سے کہدیں جو ساقیٔ میکدہ بنے ہیں
حیا میں شوخی تو پل رہی ہے شراب آنکھوں میں ڈھل ہی جائے

★★★★

النّبی اَولٰی بِالمُومِنینَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ۝ ۲۸

عاشقِ احمدؐ

۝

میں عاشق احمدؐ ہوں مجنوں ہوں نہ سودائی
یہ دولت بے پایاں تقدیر سے ہاتھ آئی

دل دردِ محبت سے بھرپور ہے یوں جیسے
اک موج کے دبتے ہی اک اور اُبھر آئی

عالم وہ تصوّر کا یوں دل میں جمایا ہے
جس سمت نظر ڈالی صورت وہ نظر آئی

وہ ہونگے جہاں؟ ہوگی اِک انجمن آرائی
ہم ہونگے جہاں ہوگی تنہائی ہی تنہائی

کیا دل سے کوئی کھیلے جب جان پہ بن آئی
کیا خوف ہو ذلّت کا اور کیا غمِ رسوائی

وہ محفلِ انجم ہو یا چاند ہو یا سورج
رخسارِ محمدؐ سے ہر شئے نے ضیاء پائی

اک نور کا عالم ہے جس سمت جدھر دیکھو
تنویرِ محمدؐ سے ذرّوں نے جِلا پائی

دل ٹوٹ گیا اپنا ، جی چھوٹ گیا اپنا
ہم ہیں غم جاناں ہے اور گوشہ تنہائی

یہ حُبِّ محمدؐ سے گستاخی ہے اے صحوؔی
کیوں سینہء سوزاں سے اک آہ نکل آئی

★★★★

وَمَن یُعظِّمْ شَعائِرَ اللہِ فَانَّھا مِنْ تَقْوَی الْقُلوب ○ ۱۷

آستانۂ پاک

○

ترے آستانۂ پاک کا کچھ عجیب جلوہ عام ہے
کوئی دل سے سر بہ سجود ہے کوئی جاں سے محو قیام ہے

کبھی حق سے رازِ و نیاز ہے کبھی حوریں عرض و نیاز میں
اُتر آرہے ہیں ملکؑ فلک سے غرض دُرود و سلام ہے

جو ہے خانہ زاد کرم ترا وہی بندۂ ازلی ہوا
تری بارگہہ بھی عجیب ہے وہی شاہ ہے جو غلام ہے

تری رحمتیں و شفقتیں ہیں حدود فکر سے ماوریٰ
ترے گھر کا لُطف بھی خاص ہے ترے در کا فیض بھی عام ہے

کہیں چھُپ گیا ہے ایازؔ بھی جو لباسِ بندہ نوازؔ میں
وہ تیری ہی خلوتِ ناز ہے، وہ تیری ہی جلوتِ عام ہے

کوئی کرسکے گا بیان کیا جو ترا عروج و نزول ہے
کبھی عرش پر کبھی فرش پر ترے نقشِ پا کا خرام ہے

ترے زلف و رخ کی کہاوتوں کی ہے شرحؔ سورۂ و الضحیٰ
کہ یہی وہ مصحفِ پاک ہے جو خدا کا خاص کلام ہے

جو نکل گیا اِسی دُھن میں ہے کہ پہنچ کہ در پہ ہی سانس لے
وہ مسافر رہ شوق ہے اُسے صبح ہے نہ ہی شام ہے

درِ قلب باز ہے اس لئے کہ کبھی تو ہوگا گذر ادھر
ترے راستے میں بچھی ہوئی میری آنکھ عرش مقام ہے

کبھی اس پہ چشم کرم تو ہو کبھی اس کے حال پہ رحم ہو
جسے صحوی کہتے ہیں لوگ سب وہ ترا ہی ادنیٰ غلام ہے

★★★★

هَلْ كُنْتُ اِلاَّ بشرا رسولا ۞ ١٥

حُسنِ بہاراں

○

(مدینہ طیبہ میں لکھی گئی)

اک حُسنِ بہاراں یاد آیا — اک سروِ خراماں یاد آیا
صد رشکِ گلستاں یاد آیا — فردوس بہ داماں یاد آیا
جو حمد و ثناء کے لائق ہے — وہ حُسنِ فروزاں یاد آیا
توصیفِ رُخ و عارض کیسی — اِک گلشن ریحاں یاد آیا
جب تذکرۂ رخسار ہُوا — اِک شعلۂ رقصاں یاد آیا
جب ذکر چلا اُن کے لب کا — اِک لعلِ بدخشاں یاد آیا
جو نازشِ حُسنِ عالم ہے — وہ فتنۂ دوراں یاد آیا
جو جان کا دل کا رہزن ہے — وہ رہبرِ ایماں یاد آیا
اِک بسملِ تیغِ ابرو کو — افسانہ مژگاں یاد آیا
اک شاہدِ رُوئے تاباں کو — اِک جلوہ یزداں یاد آیا
ہوگی بھی قیامت جس کے لئے — وہ حشر بہ داماں یاد آیا
دُنیائے کمال و خوبی کا — اِک خسرو خوباں یاد آیا
جُھک جائے جہاں ہر ایک کا سر — وہ سرورِ شاہاں یاد آیا
دیکھا جو کتابی چہرہ تو — بس مصحف و قرآں یاد آیا
اک ناز و ادا کے گھائل کو — اِک صاحبِ پیکاں یاد آیا
اک عارفِ حُسنِ یکتا کو — نزدیکِ رگِ جاں یاد آیا
اک قلبِ پُر از صد حسرت کو — اک حاصل ارماں یاد آیا

القصہ دلِ صحویؔ کے لئے
تسکین کا ساماں یاد آیا

★★★★

سُبحانَ الّذیٰ اَسریٰ بِعَبدہِ لَیلاً ○ ۵!

جمالِ محمدیؐ

○

اُن کے رخسار کی روشنی سے چاند تارے چمکنے لگے ہیں
اُن کے انفاس کی تازگی سے ، پھول سارے مہکنے لگے ہیں

یاد رہ رہ کے آنے لگی ہے جیسے کھِلنے لگی ہر کلی ہو
چاک ہے آرزوؤں کا دامن ، اور کانٹے کھٹکنے لگے ہیں

آنسوؤں کی روانی کا عالم ، جیسے ساون برستا ہو رم جھم
یعنی یوں دل بھر آیا ہے اپنا ، گویا بادل اُمڈنے لگے ہیں

اُن سے الفت محبت فریضہ ہے اپنا ، اس میں مرنا بھی ہے اپنا جینا
اُن بنا کتنے جیون سفینے بیچ منجدھار اُلٹنے لگے ہیں

او اے دوست آو ادھر کو ، ساز الفت کا پھر کوئی چھیڑو
دیکھو چھائے گھٹا دیکھو مچلے فضاء ، رُخ پہ کاکُل سنورنے لگے ہیں

دیکھے دیکھے کوئی ان کی رفتار دیکھے ، فرش تا عرش یکساں قدم ہے
چال کچھ ایسی سادہ سبک ہے پر فرشتوں کے پنچھے لگے ہیں

جو گذرتی ہے ہم پر خدارا نہ پوچھو ، ہم یہ صحوؔی بتائیں بھی کیسے
چاہے خلوت ہو یا چاہے جلوت ہم بہ ہر جا تڑپنے لگے ہیں

★★★★

وَمَن یَّخرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِراً اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ○ ۵

آرزوئے رسولؐ

○

چلا ہوں لے کے مدینہ کو آرزوئے رسولؐ
مہک رہی ہے مرے داغِ دل میں بوئے رسولؐ

نہ خلد ہی کی ہے پروا نہ ہی خیال بہشت
ستائے جاتی ہے رہ رہ کے جستجوئے رسولؐ

خدا ہی جانے کہاں تک میری رسائی ہو
مشامِ جاں میں معطر ہے مشکبوئے رسولؐ

چمک رہا ہے تصوّر ہی میں وہ روضۂ پاک
کھنچے چلی ہے تڑپ کر یہ جان سوئے رسولؐ

بصد نیاز و بصد ذوق بندگی ہر دم
نگاہِ شوق نے سجدے کئے ہیں سوئے رسولؐ

قریب جاں ہیں ، وہ نزدیکِ دل ہیں عین نظر
مری نظر میں اُبھرتا چلا ہے رُوئے رسولؐ

سب عرض حال کا صحوؔی کے ہے حضورؐ کو علم
کسے مجالِ سخن ہوگی روبروئے رسولؐ

★★★★

وَمَا مُحَمّد اِلاَّ رَسُول ٥ (قرآن)

عرفانِ محمدؐ

٥

ہے دل میں نہاں جلوہء تابانِ محمدؐ
آنکھیں ہیں فدائے در و ایوانِ محمدؐ

جھکتے ہیں یہاں شاہوں کے سر رعبِ ادب سے
مستغنئی حاجات ہے دربانِ محمدؐ

سر خم کئے تعظیم کو ہے چرخ بریں بھی
کیا شان ہے اے صلِ علیٰ شانِ محمدؐ

کب شمس و قمر دہر میں یکساں رہے روشن
رخشاں ہے ابد تک رخِ تابانِ محمدؐ

ہے وسعتِ کونین بھی گُم ذات میں میری
جب سے کہ کھلا نکتہ عرفانِ محمدؐ

تقدیر ہے وابستہ ازل سے اِسی در سے
اب میںؔ ہوں میری جان ہے قربانِ محمدؐ

جچتا نہیں نظروں میں کوئی قصر کہ کسریٰ
دیکھا ہے جن آنکھوں نے وہ ایوانِ محمدؐ

یہ ظلمتِ عالم ہو کہ عصیاں کی سیاہی
سمٹے جو کھلے گیسوئے پیچانِ محمدؐ

خود حُسنِ حقیقی بھی خجل اپنی ادا سے
دیکھا ہے جو آئینہ حیرانِ محمدؐ

مشتاق پئے دید محمدؐ ہے ہر اک جاں
پوشیدہ ہر اک دل میں ہے ارمانِ محمدؐ

کیا باعث اعزاز و شرف بات نہیں یہ
صحویؔ بھی ہے اک ادنیٰ غزل خوانِ محمدؐ

★★★★

وقُولُوا اُنظرَنا ○

دوشنبہ ۲۰/ جنوری ۱۹۷۵ء
(روضہ اقدس کے پاس پہلی حاضری)
(مدینہ طیبہ)

تمنائے دید

○

ادھر بھی اک نظر اشکبار آئے ہیں
ترے وطن میں غریبُ الدّیار آئے ہیں

گناہ و فسق سے آلودہ ہیں عمل اپنے
کرم کرم کہ بہت شرمسار آئے ہیں

ذرا سا لُطفِ تبسّم طُفیل طُور و کلیم
اسی جھلک کے لئے بے قرار آئے ہیں

شکستہ دل ہیں گدائی پہ ناز کرتے ہیں
اُمید لے کے سر رہگذار آئے ہیں

مچل رہی ہے تمنائے دید پہلو میں
لئے ہوئے دلِ پُر اِضطرار آئے ہیں

فراق وہ ہجر کی بے تابیوں کا ذکر ہی کیا
چھپائے سینہ میں برق و شرار آئے ہیں

کبھی نہ جائیں گے خالی اس آستاں سے ترے
یہی اک عزم لیئے استوار آئے ہیں

بس اور ایک نظر حُسنِ التفات کی خیر
پلٹ کے دیکھ! ترے دِلفگار آئے ہیں

طوافِ روضۂ اطہر کو ساتھ صحویؔ کے
فرشتے جن و بشر صد ہزار آئے ہیں

★★★★

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ۝ ۲۷

(یہ نعت شریف حضورؐ کے
پائین مبارک کے پاس لکھی گئی)

عظمتِ روضہ

○

سر ترے در پہ جو رکھا تو کہوں کیا دیکھا
پستیٔ خاک کو بھی عرش معلّیٰ دیکھا

طوف کرتا کبھی رُکتا کبھی بڑھتا دیکھا
پَر فرشتے کو تری راہ میں بچھتا دیکھا

تیرے روضہ کے تصدق تیری جالی کے نثار
دہر میں کوئی نہ ایسا کہیں نقشہ دیکھا

بے قراری ترے دیدار میں بڑھتی ہی گئی
مثل سیماب ہر اک دل کو تڑپتا دیکھا

مُدعیانِ شریعت ہوں کہ توحید اُنھیں
تیری منزل پہ ہر اک گام بہکتا دیکھا

سرفرازان زمانہ کو بھی تیرے آگے
خوف کھاتا ہُوا سہما ہوا ڈرتا دیکھا

شئے نے پائی ہے نمود اور ہُوا حق کا ظہور
تیری صورت کا عجب طور تماشا دیکھا

خالق کون و مکان کا بھی دُرود اور سلام
تجھ پہ ہر آن ہر اک لمحہ اترتا دیکھا

اشک آلودہ دل افسردہ سرافگندہ یہیں
ہم نے صحوؔی کو بھی پائین میں بیٹھا دیکھا

★★★★

اِلاَّ هُوَ رَابِعُهُمْ O (قرآن)

حُسنِ محمدؐ

O

رُخسارِ محمدؐ کی ضیاء چاروں طرف ہے
انفاسِ محمدؐ کی ہَوا چاروں طرف ہے

ہر قلب ہے سرشارِ مئے حُبِّ نبیؐ سے
زلفانِ محمدؐ کی گھٹا چاروں طرف ہے

ہیں اصل میں یہ حُسنِ محمدؐ کی ادائیں
شب ہو کہ سحر صبح و مسا چاروں طرف ہے

ظلمت بھی ہر اک شئے کی اُجاگر ہے اِسی سے
تنویرِ محمدؐ کی ضیاء چاروں طرف ہے

رحمانِ دو۲ عالم نے ظہور اپنا کیا ہے
ہاں ! جلوہ احمدؐ ہی چھُپا چاروں طرف ہے

پلتا ہے زمانہ اُسی سایہ میں ازل ہے
پھیلی ہوئی رحمت کی رِدا چاروں طرف ہے

کب بند ہُوا عُقدہ پنہاں محمدؐ
دروازہ حقیقت کا تو وا چاروں طرف ہے

جس سمت جدھر دیکھو تو ہی جلوہ فگن ہے
صحوی بھی ترے در پہ فدا چاروں طرف ہے

★★★★

رِدا (چادر) عُقدہ (گرہ) پنہاں (چھپا ہوا) وا (کھلا ہوا)

مُشتاقِ دید

O

دل تری دید کو مُشتاق ہُوا جاتا
مجھ پہ ہر لمحہ بہت شاق ہُوا جاتا ہے

رسم و آئین محبت بھی نرالے دیکھے
چاہنے والے کو دیوانہ کہا جاتا ہے

رُخصتِ عرض تمنا تو کبھی بھی نہ ملی
مجھ سے خاموش ہی رہنے کو کہا جاتا ہے

اُن سے شکوہ تو تغافل کا نہیں ہو سکتا
بس ذرا دور ہی سے دیکھ لیا جاتا ہے

پوچھ لیتے ہیں وہ یوں حال کسی سے میرا
تذکرہ غیر کا جس طرح کیا جاتا ہے

رُوئے تاباں کی جھلک زُلفِ پریشاں کی مہک
نام تو فصلِ بہاراں کا لیا جاتا ہے

واجو(۱) آغوش وہ بے ساختہ کر دیتے ہیں
اور جذبہ مرا گستاخ ہُوا جاتا ہے

بے(۲) خودی ہی مرا سب ہوش اڑا دیتی ہے
مجھ پہ صحویؔ کوئی اِس طرح سے چھا جاتا ہے

★★★★

(۱) فنافی الشیخ کے بعد (فنافی الرسولؐ کا اعتبار یعنے (۲) میں نہیں رسولؐ موجود ہیں کا اعتبار اور یہ بات صرف اہلِ سلسلہ ہی سمجھ سکتے ہیں)

نذرِ دوست

O

وہ جو دل میں رہتے ہیں اُن کی یاد آتی ہے
بے قرار کرتی ہے اور بھی ستاتی ہے

ہم تڑپتے رہتے ہیں وہ سنورتے رہتے ہیں
زیست نام ہی کی ہے نبض ڈوبی جاتی ہے

وصل و ہجر یکساں ہے ، فرق کچھ نہیں اِن میں
جیسے پھول کھلتا ہے برق کوند جاتی ہے

کاش وہ اِدھر دیکھیں حالِ دل میرا پوچھیں
بس اِسی تمنا میں عمر بیت جاتی ہے

اُن کو دیکھ کر جینا اُن سے چھوٹ کر مرنا
زندگی کہاں اپنی ، سانس آتی جاتی ہے

چاپ پاؤں کی بن کر اُن کا نقشِ پا ہوکر
میرے دل کی ہر دھڑکن تیز ہوتی جاتی ہے

اب وہی نمایاں ہیں اب وہی فروزاں ہیں
ہر ملیٹ اندھیرے کی نور بنتی جاتی ہے

اب حبیبؐ ہی اپنا زندگی میں سب کچھ ہے
اُس کی یاد آتی ہے اس پہ جان جاتی ہے

مَیں نے زندگی صحویؔ نذر دوست ہی کردی
اس کی ہستی ہی اب تو ، مجھ پہ چھائی جاتی ہے

★★★★

زیست(زندگی) وصل (ملنا) ہجر (جدائی)

وَسَلِّمُوا تسلیماً (قرآن)

سلام۔ سرورِ کلُ انبیاءؑ

(بہ وقتِ رخصت یہ سلام آنحضورؐ کے روضہ اقدس کے پاس قدموں کی جانب بیٹھ کر لکھا گیا)



السلام اے سرورِ کلُ انبیاء — السلام اے تاجدارِ اصفیاء
السلام اے جانِ جملہ اولیاء — السلام اے قلب و روح اتقیاء
السلام اے ذاتِ پاکِ مصطفیٰ — نام تو طاسین و میم مجتبیٰ
السلام اے منبعِ جود و سخا — السلام اے مصدرِ بذل و عطا
السلام اے منشائے حق برملا — السلام اے صاحبِ اسرار ہا
السلام اے یاور روزِ جزا — السلام اے شافعِ محشر بپا
السلام اے نقطہ آغاز ما — السلام اے دین ما ایمان ما
السلام اے مسکن و ملجائے ما — السلام اے مامن و ماوائے ما
السلام اے جانِ جملہ جا نہا — برتوشد از لا مکاں صلِ علیٰ
السلام اے والئی شاہ و گدا — بے نوایاں راز تو امید ہا
السلام اے ساکنِ چشم خدا — آستانت بر تر از عرش عُلیٰ
السلام اے دید جانِ جبرئیلؑ — سدرہ اش شد متحیر از نقش پا
السلام اے صادق الوعدو امیں — السلام اے صاحب قول و وفا
السلام اے مطرح آیات حق — السلام اے مرکز نور و ضیاء
السلام اے باعث تخلیق کلُ — السلام اے وجہ بُنیادِ ہمہ
السلام اے ساقیٔ کوثر بہ جام — السلام اے قاسمِ انعامہا
السلام اے ماحیٔ کفر و ضلال — السلام اے حامئ دین ہدا
السلام اے شاہِ شاہانِ زماں — السلام اے خواجہ ہر دو سرا
السلام اے رحمت للعالمین — السلام اے مظہر ذات خدا
ز جبین شرمسار اوبگیر — سجدۂ صحوی بحق کبریا

*(دوشنبہ 3 فروری 1975ء محرم ۱۳۹۵ھ (مدینہ طیبہ)

منبع (سرچشمہ) سرور (سردار، بزرگ) یاور (مددوشفاعت کرنے والے) مسکن (رہنے کی جگہ) ملجا (پناہ کی جگہ)
مامن (سکون کی جگہ) ماوا (ٹھکانا) بذل (انعام و بخشش) مصدر (نکلنے اور لوٹنے کی جگہ) ماحی (مٹانے والے)

★★★★

سلام ــ ساقی کوثر ﷺ

(۱۷۔۱۸ سال کی عمر میں لکھا گیا سلام)

O

سلام اے رحمتِ عقبیٰ سلام اے رحمتِ دینا
سلام اے سرورِ عالم سلام اے قامتِ طوبیٰ

سلام اے شافعِ محشر سلام اے ساقی کوثرؐ
سلام اے ہادیِ اُمّت سلام اے خضر کے رہبر

سلام اے احمدؐ مرسل سلام اے سیدِ اجمل
سلام اے نعمتِ عظمیٰ سلام اے رحمتِ اکمل

سلام اے صاحبِ افسر سلام اے حضرتِ اطہر
سلام اے مظہرِ ہستی، سلام اے احمدؐ انور

سلام اے وجہ تکوین دو عالم رحمت عالم
سلام اے نور ذاتِ پاک وجہ خلقت عالم

گہے بہر حال زارِ صحویؔ گریاں نظر بادا
گہے در کلبہ احزان او ہم یک گذر بادا

★★★★

قامتِ طوبیٰ (محبوب) تکوینِ دوعالم (دوعالم کو مِن اللہ وجود دینے والے)

(مدینہ طیبہ میں)

نعتِ شریف

گُلکدہ خیال کا ایک ورق

از : مولانا غوثوی شاہ المتخلص بہ ساجدؔ

O

اے اصلِ علیٰ سُبحان اللہ ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا
دل بیٹھے ہی بیٹھے جھوم گیا کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

آنکھوں میں چمک سانسوں میں مہک، اک آگ سی انگڑائی کی لچک
بڑھتی ہی گئی سینے میں لہک ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

لجاتی ہوئی ہر سمت گھٹا ، لہراتی ہوئی کاکلِ کی فضا
ایسے میں سنکتی مست ہوا ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

ہر گام پہ لغزش راہوں میں اُلجھا ہوا دامن کانٹوں میں
بکھری ہوئی نظریں راہوں میں ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

یوں آیا تصوّر آنکھوں میں ، مچلا ہو کوئی جوں بانہوں میں
تھا سلسلہ سا پھر آہوں میں ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

کیا بات کہوں رخساروں کی ، کیا ہستی ہے گلزاروں کی
چھاؤں میں پڑے تاروں کی ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

تنہائی اندھیری راتوں میں ہم سو نہ سکے برساتوں میں
ساجدؔ دل کی باتوں میں ، کیا کہئے مجھے کیا یاد آیا

★★★★

کاکلِ (زلف) ہر گام (ہر قدم)

محبوبِ نازنیناں ﷺ

گلکدہ خیال کا ایک اور ورق

از : مولانا غوثوی شاہ

○

سُلطانِ تاجداراں شہہ شہانِ خُوباں
نازِ ہمہ حسیناں دلدارِ دلرُبایاں

تجھ سے بہار عالم دل بند صد گلستاں
تو ہی حیات عالم اے جانِ جُملہ جاناں

سرتاجِ ماہِ رُویاں سرِخیلِ جنگجویاں
سرتاجِ کج کلاہاں محبوبِ نازنیناں

اے صدر بزم امکاں اے میر محفلِ جاں
تقدیر جملہ اکواں اے بختِ خوش نصیباں

فردوس چشم بینا اے پیک صد گلستاں
اے جان غوثوینا اے وجہ دین و ایماں

پیک (قاصد)۔ کج کلاہ (معشوق) اکوان (جملہ موجودات)
بخت (قسمت) ۔ دلبند (پیارا) سرِخیل (سردار، امیر)
جنگجویاں (حق کی راہ میں لڑنے والے)

★★★★

داداحضرت کنزالعرفان الحاج اعلحضرت سیّدی غوثی شاہ صاحب قدس اللہ سرہٗ
کا مشہور نعتیہ کلام "طیّباتِ غوثی" کا ایک ورق
(حضورؐ کے دیدار ہونے پر لکھی گئی یہ نعت)

O

رُویا میں نظر زُلفِ محمدؐ پہ پڑی ہے — مدت میں کہیں اب مری تقدیر لڑی ہے
کم مستیٔ عشقِ نبویؐ ہوتی ہے واعظ ؟ — دیوانے یہ مئے تو میری گھُٹّی میں پڑی ہے
تصویر سے کیا کام ہے عشاق نبیؐ کو — صورت یہ مرے دل کے نگینے میں جڑی ہے
جو لذّتِ اُلفت ہے مرے دل ہی سے پوچھو — اُتنا ہے مزہ جتنی کہ یہ چوٹ کڑی ہے
دیکھو تو ذرا مرنا مرا عشق نبیؐ میں — سرکار بھی ہیں موت بھی دُلہن سی کھڑی ہے
ہر سانس میں احمدؐ کی صدا اُٹھتی ہے دل سے — واللہ یہ نایاب مرے دِل کی گھڑی ہے
جاں غوثی نے دی آج فقط عشقِ نبیؐ میں — اِتنی سی تو ہے بات مگر دُھوم بڑی ہے

رُویا (خواب) گھُٹّی (عقل)

O

خدا کے پاس کیا ہے، ایک ہُو ہے — جو کچھ بھی ہے نبیؐ کے روبرو ہے
اسی کے جلوے ہیں دونوں جہاں میں — تجلّی یار کی ہی چار سو ہے
اُحد کو پردا احمدؐ میں دیکھا — خُدا کا شکر نکلی آرزو ہے
نہیں ہوں مَیں نہیں ہوں مَیں، نہیں ہوں — مرے مولا ترا جلوہ ہے تُو ہے
نکالے یار کو اب ڈھونڈ کر ہم — وہ ہم میں ہے ہمارے روبرو ہے
محمدؐ پر فدا سو سو جان سے مَیں — یہ میرے یار کے بس ہو بہو ہے
نہیں غوثی کو ہستی اور انا بھی — یہ نقشہ یار کا ہے سرِّ ہُو ہے

★★★★

ماخذ : خرمنِ کمال

سلام بحضور خیر الانامؐ

از : حضرت سید شاہ کمال رحمتہ اللہ (متوفی ۱۲۲۴ء)

تحفہ سلام ـــ سَلاَمٌ علی المُرسلین

O

السّلام اے صدرِ عالم السّلام — السّلام اے فخرِ
السّلام اے رُوحِ تیرا جسم ذات — تن تیرا روح
السّلام اے ہر مُقدم کے اخیر — ہر مُوخر کے
السّلام اے وحدت و کثرت کی اصل — جامع ضِدین
السّلام اے تجھ ثنا میں ہے کمالؔ — ہر نفس ہر لحظہ

★★★★

بحضور خیر الانامؐ

اعلیٰ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ کا سلام

O

حضور سرورِ کون و مکاں سلام علیک — خدا کے نُور اُو جانِ جہاں
نبیؐ تھے آپ ابھی آب و گل میں تھے آدمؑ — اُو اصلِ کُلؔ وہ شہ مُرسلاں
غلام دُور سے آئے ہیں دیکھنا شاہا — خبر غریبوں کی لینا میاں
وجود پاک سے آئے نمود میں سارے — تمہارے دم سے ہے روشن جہاں
حضورؐ آپؐ ہمیں دیکھتے ہیں صدقے ہم — ذرا ہمیں بھی نظر آنا میاں
دکھا دو چہرہ انور کو رحمتِ عالم — کہ مضطرب ہے دل عاصیاں
ہمارا دین ہے دیتے ہو تم جوابِ سلام — ذرا ہمیں بھی سُنادو میاں
خدا نے کر کے نبوت کو ختم تجھ پر کہا — تُو ہی بتا کہ ہے تجھ سا کہاں
حبیب حق بھی ہو محبوب حق بھی شانِ خدا — جہاں کی جان ہو تم جانِ جہاں

بُلایا غوثیؔ کو پاس اپنے سرفرازی کی
غلام پاتا یہ رُتبہ کہاں سلامٌ علیک

ماخذ

★★★★

"تطہیرِ غزل کا ایک ورق"

از : مولانا صحوی شاہؒ

دید و شہود

O

لوح بھی تُو قلم بھی تُو تُو ہی جہانِ رنگ و بُو
تیرے وجود ہی سے ہے بزم جہاں میں ہا و ہُو
برق بھی تُو شرر بھی تو شبنم و شعلہ بھی ہے تو
تیرے بغیر کائنات پا نہ سکے کوئی نُمو
تو ہی تو اپنے آپ میں سیر کناں ازل سے ہے
تو بہ لِباسِ دیگراں گرمِ سخن بہ شان ہُو
آینۂ جمال میں تیری ہی ساری جھلکیاں
تابشِ حُسن بھی ہے تُو زلف کا پیچ و خم بھی تُو
عَالمِ شش جہات کے جُملہ تعینات میں
حادثۂ حسین ہیں نقش و نگار ، رنگ و بو
گرچہ ہر ایک شئے کو ہے ذات میں تجھ سے غیریت
عین ظہور ہے مگر تیرا وجود ہُو بہ ہُو
جسکو نہ تیری دید ہو ، کُور ہی ہے وہ تا ابد
اُس کے نصیب میں نہیں تیری تلاش و جستجو
قیدِ سجُود سے پرے میری نماز کا قیام
عِصمتِ بندگی کی خیر ! رکھ بھی لے میری آبرو
اپنے سے کچھ الگ تھلگ ہوش و جنوں کے ساتھ ساتھ
تجھکو سراپا دیکھ لوں یوں بھی ہے میری آرزو
سمت وحدود یا جہت صرف برائے نام ہیں
جلوۂ لامکاں تیرا دیکھ رہا ہوں چار سُو
جرأتِ شوقِ دید کی ہوگی بھی انتہا کوئی
ہو تو چکا ہے یار اب صحوی تمہارے روبرو

★★★★

وَالنّجمِ اِذا ھویٰ (قرآن)

سیرِ محمدیؐ (واقعہ معراج)

O

گئے عرش سے بھی پرے نبیؐ رہی فاصلوں میں نہ حدّ کوئی
یہ تھی سیر اُن کے عروج کی کبھی اُس طرف تو اِدھر کبھی
وہی مُبتدی تو وہ مُنتہی
بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

یہ تھی اُن کے حُسن کی چاندنی کہ ہر ایک چیز چمک اُٹھی
یوں چمن میں آئی تھی تازگی جو ابھی کلی تھی وہ کھِل گئی
ملی ظُلمتوں کو بھی روشنی
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

جسے حق نے بخشی ہو خواجگی جو خدا کے بعد بزرگ بھی
جو ازل سے حُسنِ تمام ہی جو بہار بھی ہے تو سَرمَدی
کرے وصف اُس کا بیان کوئی
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

یہ ہے شان صحوی حضورؐ کی کہ فرشتے جن و بشر کئی
پئے جبہہ سائی دَر سبھی کھڑے منتظر ہیں تمام ہی
پڑھے جسپہ حق بھی دُرود ہی
صَلُّوا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

★★★★

پئے جبہہ سائی (گردن جھکائے ادب سے کھڑے)

ماخذ : تطہیرِ غزل

از : مولانا غوثوی شاہ
ماخذ : تاریخ سنیت

بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں غوثوی شاہ کی فریاد

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! شرابِ عشق میں آپؐ کے ایک قطرہ سے اثر ہے اور آپؐ ہی سے ظہور خلق کا ساغر و جام مجلس آفاق میں مسلسل چل رہا ہے اس عالم ناسوت کے مدرسہ میں ہم ذوق و شوق کا سبق آپؐ ہی سے پڑھ رہے ہیں کیا جوان اور کیا بوڑھا اور کیا بچہ سب کے دل آپ ہی کے عشق میں مبتلا ہیں۔

سب تیرے فدائی ہیں سب تیرے ہی دیوانے
سب تجھ پہ ہی قربان ہیں اپنا ہو کہ بیگانہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اگرچہ مجھ کو آپؐ کا دیدار حاصل ہو تو چکا ہے مگر میرے دل اور میری نگاہوں کو پھر ایکبار آپ ہی کی شربتِ دیدار کا شوق ہے۔

اِشتیاقِ دید کچھ پُوچھو نہ تم دیکھ کر کہتا ہوں پھر دیکھا نہیں

خدا کیلئے ایک گھونٹ ایک چھوٹا سا پیانہ عطا فرمایئے کہ میری تشنہ لبی اب حد سے گذر گئی ہے یارسول اللہ صلعم اپنے کنبہ کا صدقہ اور اُتارا سمجھ کر اپنے فقیر طالب دیدار غوثوی ابن صحوی کو پھر ایکبار بھیک دے دیجئے کہ

آنکھوں کو اپنے کاسہ بنایئے دیدار کی حسرت لایا بھکاری

تم ساقیِ کوثر ہو میں تشنہ ازل سے ہوں
اُمید عطا کی ہے مل جائے گا پیانہ

یہ بے چارہ عاصی گنہگار روزازل کا بھکاری ابن صحوی جسکو آپؐ کی چشم عنایت نے غوثوی بنادیا مولا! یہ گنہگار آپؐ سے اُمید رکھتا ہے کہ بارگاہ حق سبحانہ و تعالیٰ میں اِسکی خطاؤں اور جرموں کی معافی آپؐ ہی طلب فرمائینگے۔ اللہ آپؐ پر اور آپؐ کی آلِ مبارک پر دوامی اور اَبدی درود و سلام بھیجئے۔ آمین۔

دَم محمدؐ دَم محمدؐ ڈولے جیا
ناؤں محمدؐ کا بولے جیا

☆☆☆☆

یوم ندعو کل اناس بامامهم

(اسدن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلوائیں گے)

از : مولانا غوثوی شاہ
(خلف خلیفہ و جانشین حضرت صحوی شاہ)

سرسری تعارف

امام اہل سنت اماموں کے امام حضرت سیدنا امام اعظم

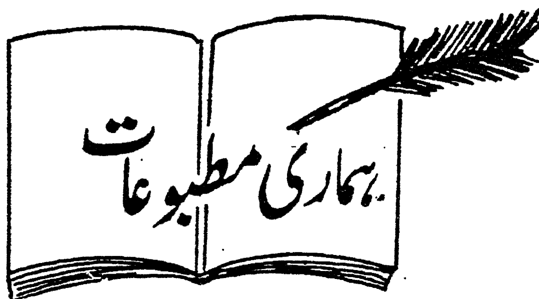
سیدنا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا ایها الذین امنو اطیعو الله و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم (قرآن)
اے ایمان والو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور جو تم میں صاحب امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

☆ حضور اکرم صلعم نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تلزم جماعت السملمین و امامهم (ابن ماجہ) یعنی تم پر لازم ہے مسلمانوں کی بڑی جماعت اور اس کا امام۔ اسی طرح آپ صلعم نے ایک اور مقام پر فرمایا کہ رتبعو السواد لاعظم فانه من شذ۔ شذ فی النار (ابن ماجہ) یعنی اتباع کرو (اس) بڑی جماعت کا جو الگ ہوا جماعت سے پس وہ ڈالا جائے گا جہنم میں (ابن ماجہ) الحاصل مذکورہ بالا قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جبیب حضرت محمد صلعم کی سنت کی مکمل حفاظت کے لئے چار اماموں کا انتخاب فرمایا جس میں سب سے پہلے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔ جن کی یہاں ہم توصیف بیان کر رہے ہیں۔ آپ 80ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے جو کہ آنحضور صلعم کے قرب کا زمانہ ہے۔ یعنی خیر القرون کا زمانہ ہے حضرت امام ابو حنیفہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے "الفقته الاکبر" لکھ کر عقیدہ اہلسنت والجماعت کو ثبت کیا اور انھوں نے وہ لافانی کام انجام دیا جو آج مذہب حنفی کی بنیاد ہے۔ انھوں نے 83 ہزار قانونی مسائل کو الگ عنوانات کے تحت مربوط کیا اور سات آٹھ سو کی تعداد میں ایسے شاگرد تیار کئے جو دنیائے اسلام کے مختلف علاقوں میں پہنچ کر درس و افتاء کے مسند نشین اور عوام کی عقیدتوں کے مرکز بن گئے۔ ان کے شاگردوں میں 50 کے قریب ایسے آدمی تھے جو "سلطنت عباسیہ" کے قاضی ہوئے۔ بہت جلد ان کا مذہب (مذہب حنفی) اسلامی دنیا کے بہت بڑے حصہ کا قانون بن گیا۔ وہی عباسی سلجوقی عثمانی اور مغل سلطنتوں کا قانون تھا۔ آج چین سے لیکر ترکی تک کے کروڑوں مسلمان اسی کی پیروی کرتے ہیں حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے آپ سے متعلق فرمایا "الناس کلهم عیال ابی حنیفه فی الفقه" یعنی تمام محدثین فقہ میں حضرت ابو حنیفہ کی عیال ہیں۔ چنانچہ حضرت امام بخاریؒ امام مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ، طبرانیؒ، ابن خذیمہؒ، دار قطنی، حاکم، بیہقی، وغیرہ اماموں کے آپ امام ہیں۔ حضرت امام بخاری کے استاد حضرت مسعر بن کدام کہتے ہیں کہ من جعل ابا حنیفه بینه و بین الله رجو الا یخاف یعنی جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان میں ابو حنیفہ کو (امام) قرار دے تو مجھے امید ہے کہ اس کو خوف نہ ہوگا۔ "اسی طرح حضرت عبداللہ بن مبارک نے آپ کی شان میں کہا کہ فمن کان بحنیفه فی علاوه امام الخلیفه و الخلیفه۔ یعنی "مثل ابو حنیفہ کون ہوگا۔ ہیں وہ سارے خلیفوں کے خلیفہ۔ اور مشہور محدث امام احمد مکیؒ نے کہا" رسو الله قال سراج دینی۔۔ امتی الهداه الابو حنیفه یعنی حضورؐ نے فرمایا کہ میرے دن کا چراغ اور میری امت کا ہادی ابو حنیفہ ہے۔ اور حضرت امام شافعی نے کہا کہ اگر ابو حنیفہ نہ ہوتے تو مجھ سے یہ دو سنت چھوٹ جاتے۔ حضرت مسعر بن کدامؒ جو کہ استاد ہیں امام بخاریؒ کے وہ کہتے ہیں" دینی النبی محمد خیر الوری ثم اعقادی مذہب النعمان۔ یعنی یہ دو دارین کی دولت دیا رب نبی کا دین اور نعمان کا مذہب۔ حضرت پیر صحوی شاہ صاحب قبلہ کے یوم وصال 18 جمادی الثانی کے موقعہ پر بہ پابندی حضرت امام ابو حنیفہ کی یاد کو شامل کرکے ہر سال جلسہ منایا جارہا ہے۔ تاکہ مذہب اور مسلک حنیفہ کے ماننے والے حضرت امام کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات حاصل کرتے رہیں حضرت امام شہر بغداد میں سنہ 150ھ واصل بحق ہوئے۔ آپ کی مزار پر سلجوقی بادشاہ نے ایک شاندار گنبد تعمیر کی جو آج زیارت کے لئے مرجع خلائق ہے۔

نور برسے اس کی قبر عافیت انجام پر ۔۔۔ حسرتیں قربان اس کی مرگ بے ہنگام پر

★★★★★★★★



☆ جام بہ جام ☆ اسرار توحید ☆ خرمن کمال ☆ کلماتِ کمالیہ ☆ رباعیات ابوالخیر مخزومی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆ کلمہء طیبہ ☆ مقصد بیعت ☆ نور النور ☆ معیت الہٰ (تصوف)
☆ طیباتِ غوثی (منظومات) ☆ مواعظِ غوثی

حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆ سیرِ عبدیت (واقعہء معراج) ☆ نذر مدینہ (نعتیں) ☆ کتاب مبین (پارہ اول پارہ دوم)
☆ تشریحی ترجمہ قرآن ☆ الم ترا تا والناس (منظوم ترجمہ قرآن)
☆ گیارہ مجالس ☆ تقدیس شعر معہ اضافات ☆ تطہیر غزل (مجموعہ کلام)
☆ اشارات سلوک (تعلیمات غوثیہ)
☆ سلسلۃ النور (شجرہ بیعت) ☆ بدعت حسنہ ☆ ردِّ منافقت

حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کی تصانیف

☆ میزان طریقت ☆ رسول جہاںؐ ☆ اسرار الوجود ☆ تذکرہ نعمانؒ
☆ تاریخ صوفی ☆ قرآن سے انٹرویو ☆ تاج الوظائف ☆ مراۃ العارفین
☆ کبریت احمر ☆ جوہر سلیمانی ☆ عظمتِ مدینہ ☆ حج گائیڈ دیارین
☆ کتابِ سلوک ☆ فیوضات کمالؒ ☆ تعلیمات صحویہ ☆ عقائد اہلِ سنت
☆ خاتم النبیینؐ ☆ تذکرہِ شیخ اکبرؒ ☆ گلکدہ خیال ☆ حسنِ حسین ☆ قرآن گائیڈ وغیرہ۔

یا مصطفےٰؐ دیکھو

(مدینہ منورہ میں حرمِ شریف سے رخصتی پر)

○

حرم سے ہوتے ہیں رخصت ہمیں یا مصطفےٰ دیکھو
ہمیں دیکھو ہمارے حالِ دل کو ہاں ذرا دیکھو

کرم فرمایئے مارے ہوؤں کو درد و حسرت کے
یہ دیوانوں کو اپنے یا نبیؐ بہرِ خدا دیکھو

ذرا حجرے سے باہر لایئے تشریف یا مولا
کھڑے ہیں کتنے آوارہ تمہارے مبتلا دیکھو

یہ سچ ہے دیکھتے ہیں آپؐ یکساں ظاہر و باطن
ہمیں بھی تو نظر آکر ذرا پھر دیکھنا دیکھو

نگاہوں میں خیالوں میں تمہیں ہو سیّد والا
تمہیں مقصد ہمارے اور تمہیں مدعا دیکھو

رفیقو! ہاں کرو جلدی نہ اب تھم تھم کے رُخصت ہو
بجالاؤ سلام اور پھر چلو ٹھہرو ذرا دیکھو

سلام اے سیّد و آقا مبارک حجرۂ والا
خوشی سے کیجئے رخصت غلاموں کو شہا دیکھو

تمہارا کم تریں بندہ ہے غوثیؔ یا رسولؐ اللہ
عنایت اس پہ رکھو یا محمدؐ مصطفےٰ دیکھو

(از: الحاج اعلحضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ)

ماخذ: طیباتِ غوثی

☆☆☆☆